''قانون خدا کا''

ماہرالقادری

سولن کا ہو قانون کہ آئینِ حمورا
یونان کی حکمت ہو کہ ہو دانش روما
اللہ کے قانون سے کیا اُن کا تقابل
یہ نور کا تڑکا، وہ گھٹا ٹوپ اندھیرا
فطرت کے مطابق ہے محمد کی شریعت
انصافِ مجسم بھی ہے اور خیر سراپا
یہ کام وہ ہے جس میں بھلائی ہی بھلائی
اس بزم میں ہر سمت اُجالا ہی اُجالا
اسلام کے قانون کی ہر دم ہے ضرورت
جس دور سے بھی چاہے گزرتی رہے دُنیا
اُلجھی ہوئی پیچاک ہے، گمراہ مسافر
وہ ذہن کہ جس پہ نہ ہو قرآن کا سایا
تعبیر مسائل کی، یہ اشباہ و نظائر
دنیا پہ ہے احسان گروہِ فقہاء کا
اُس فکرِ خود آگہ پہ اللہ کی رحمت
جس فکر نے ہر عقدۂ دشوار کو کھولا

انساں کے تراشے ہوئے قانون سے ابتک
دنیا نے یہ سوچا بھی کہ دنیا کو ملا کیا
اخلاق کی محفل ہو کہ انصاف کے ایواں
یہ بھی ہے پریشان تو وہ بھی تہ و بالا
یہ وہ ہیں کہ آنکھوں سے چرا لیتے ہیں کاجل
یہ لوگ بنا دیتے ہیں پیتل کو بھی سونا
اب اُنکے ہاتھوں میں قیادت کی ہیں باگیں
گھر پھونک کے جو دیکھنے آتے ہیں تماشا
یہ بادۂ و شاہد کے ہمیشہ سے پرستار
یہ رند وہ ہیں جن کی اذاں قُلقلِ مینا
گھٹی میں پڑی جن کی ہو تہذیب فرنگی
کیا اُن کو خبر کیا ہے مشیت کا تقاضا
جاگو کہ نمایاں ہوئے پھر صبح کے آثار
اُٹھو کہ بتدریج اُبھرتا ہے سویرا
غنچہ کی گرہ کھلنے لگی موجِ صبا سے
ہر طائر خوش لہجہ ہوا زمزمہ پیرا
ایسے میں سُنا دے جو کوئی سورۂ ''الفجر''
سینوں میں ہو بیدار ابھی صبح تجلی

دب جائے یہ باطل کی کھنکتی ہوئی آواز
گونجے پھر اُسی شان سے پیغام خدا کا

حد یعمل فی الارض خیر لاھل الارض من ان یمطروا اربعین صباحا ☆ الحدیث